

مسیح کا چھدا ہوا دل
خطاب نمبر: 3559
ایک وعظ
شائع شدہ: جمعرات، 12 اپریل 1917
پیش کردہ: سی۔ ایچ۔ سپرجن
مقام: میٹروپولیٹن عبادت گاہ، نیوننگٹن

پس سپاہیوں نے آ کر پہلے شخص کی ٹانگیں توڑیں اور پھر دوسرے کی بھی جو اُس کے ساتھ مصلوب ہوا تھا۔ لیکن جب وہ یسوع کے پاس آئے اور دیکھا کہ وہ پہلے ہی مر چکا ہے، تو انہوں نے اُس کی ٹانگیں نہ توڑیں۔ مگر ایک سپاہی نے بھالے سے اُس کے پہلو میں چھید کیا، اور فوراً اُس میں سے خون اور پانی بہ نکلا۔ اور جس نے یہ دیکھا اُس نے گواہی دی، اور اُس کی گواہی سچی ہے، اور وہ جانتا ہے کہ وہ سچ کہتا ہے تاکہ تم ایمان لاؤ۔ کیونکہ یہ باتیں اس لیے ہوئیں کہ کتاب مقدس کا یہ قول پورا ہو، کہ اُس کی کوئی ہڈی توڑی نہ جائے گی۔ "اور ایک اور صحیفہ یہ کہتا ہے، کہ وہ اُسے دیکھیں گے جسے انہوں نے چھیدا۔ (یوحنا 19:32-37)

کیا ہی عجیب امتزاج ہے پیشگوئی اور مشیت ایزدی کا! میں چاہتا ہوں کہ تم اسے دیکھو اور اس پر حیرت کرو۔ دو صحیفے، ایک خروج میں اور دوسرا زکریا میں (جبکہ دونوں کے درمیان ایک طویل مدت کا فرق ہے) پیشگوئی کرتے ہیں — پہلا یہ کہ فصح کے بڑے کی کوئی ہڈی توڑی نہ جائے گی، اور دوسرا یہ کہ وہ چھیدا جائے گا۔ یہ دونوں باتیں ایک ہی واقعہ میں کس طرح پوری ہوں گی؟

رومی سپاہی لوہے کی سلاخ لے کر آتا ہے تاکہ ان تینوں قیدیوں کی ٹانگیں توڑ دے جو مصلوب کیے گئے ہیں۔ اسے حکم دیا گیا ہے کہ ان کی ٹانگیں توڑی جائیں۔ ایک تربیت یافتہ سپاہی اپنے حکم کی تعمیل تقریباً مشینی انداز میں کرتا ہے۔ رومی تربیت سخت ترین ہوتی تھی۔ کیا وہ یسوع کی ٹانگیں نہ توڑے گا؟ نہیں۔ کسی عجیب جذبے کے زیر اثر، وہ ان تین میں سے ایک، یعنی اُس یسوع کو نشان زد کرتا ہے جسے مسیح کہا جاتا ہے، کہ وہ پہلے ہی مر چکا ہے۔ اگرچہ اسے حکم دیا گیا تھا کہ وہ اُس کی ٹانگیں توڑے، مگر وہ باز رہتا ہے۔ تاہم، شاید اس لیے کہ وہ اپنی تسلی کر لے کہ یسوع واقعی مر چکا ہے، وہ نیزے سے اُس کے پہلو میں چھید کرتا ہے۔

سپاہی کی یہ خودرانی، اگرچہ بظاہر بے ساختہ، دونوں پیشگوئیوں کو پورا کرتی ہے، جن سے وہ خود مکمل طور پر بے خبر تھا۔ یہ دو باتیں اس طرح پوری ہوئیں کہ پہلے اُس نے وہ نہ کیا جس کا حکم تھا، اور پھر اُس نے وہ کیا جس کا حکم نہ تھا۔

اے! مشیت ایزدی کا کیا ہی ناقابل فہم راز ہے! خدا کس طرح انسانوں پر حکمرانی کرتا ہے جبکہ وہ انہیں ان کی آزاد مرضی پر چھوڑ دیتا ہے! کیا اُس سپاہی نے اپنے تمام اعمال میں، خواہ وہ عقل کے تقاضوں پر عمل پیرا ہوا ہو یا اپنے جذبات کے زیر اثر، بالکل آزادانہ طور پر عمل نہیں کیا؟ اور پھر بھی اُس کے انہی بے ساختہ اعمال کے ذریعے اُس نے نادانستہ طور پر پیشگوئی کے الفاظ کو اس طرح حرف بہ حرف پورا کیا گویا وہ محض ایک کٹھ پتلی تھا جسے کسی اور دماغ اور کسی اور ہاتھ نے متحرک کیا ہو۔

یہ محض ایک اتفاقی واقعہ یا غیر معمولی مطابقت نہ تھی — یہ مشیت الہی تھی — خدا کے ایک عظیم مقصد کا سادہ ذرائع کے ذریعے پورا ہونا۔ انسانوں میں بے ترتیبی آسمانی مقاصد کو درہم برہم نہیں کرتی، اور جسے ہم انتشار سمجھتے ہیں وہ ایک "باقاعدہ نظام ہے، جو ہماری سمجھ سے بہت بالا تر ہے، اور جسے ہم ناحق سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

مجھے آپ کو ہمارے نجات دہندہ کے پہلو میں نیزہ مارے جانے سے پیدا ہونے والے قیاسات میں الجھانے کی ضرورت نہیں۔" میرا خیال ہے کہ نہایت متانت کے ساتھ یہ دلیل دی گئی ہے کہ غالباً ہمارے خداوند کی موت کی جسمانی وجہ ایک شکستہ دل تھا۔ ایک سائنسی مقالے میں، جسے ایک ایسے شخص نے تحریر کیا جس نے اس موضوع کی تشریح کا مطالعہ کیا اور اُن معاملات کی تحقیق کی جو موت کے بعد ہمارے نجات دہندہ کے معاملے سے مشابہ دکھائی دیے، یہ ظاہر کیا گیا کہ جب دل چھیدا گیا اور اُس میں سے خون اور پانی کا تھوڑا سا حصہ بہا، تو موت شدید رنج و الم سے شکستہ دل کی وجہ سے ہوئی۔

پس، اگر ہم ہمارے خداوند کی موت کے لیے ایک جسمانی سبب متعین کریں، تو یہ سب سے زیادہ قرین قیاس معلوم ہوتا ہے۔ یہ وہ اذیت تھی جس نے پہلی منزل میں گتسمنی میں خونی پسینہ پیدا کیا اور آخری منزل میں اُس کے دل کو چیر دیا۔ تاہم، میں ایسے دلائل یا قیاسات کو زیادہ اہمیت دینے کا قائل نہیں ہوں۔ میری رائے میں نجات دہندہ کے معاملے اور کسی عام انسان کے معاملے

کے درمیان کسی قسم کی مشابہت تلاش کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ تشریح کرنے والا ماہر جسمیات اس تجزیے میں ناکام رہے گا۔ کسی عام انسان کا جسم گلنے سڑنے کے آثار ظاہر کرے گا۔ لیکن صلیب پر لٹکنے والے ہمارے خداوند کو اس سے استثناء حاصل تھا۔

جب موت آتی ہے اور زندگی کی چنگاری انسانی جسم کو چھوڑتی ہے، تو گلنے سڑنے کا عمل جلد ہی شروع ہو جاتا ہے۔ لیکن ہمارے خداوند نے فساد نہ دیکھا۔ جس طرح اُس کی کنواری ماں کو اُس کے حمل کے وقت رُوح القدس نے سایہ کیا تھا، اُس کی پیدائش کی پیشگوئی یوں کی گئی تھی، "وہ پاک چیز جو تجھ سے پیدا ہوگی۔" اُس کی ساری زمینی زندگی میں رُوح اُس پر خاص طریقے سے ٹھہرا رہا۔ اور یہاں تک کہ جب اُس کی جان اُس کے بدن سے جدا ہو گئی، رُوح نے اُس بدن کی حفاظت کی تاکہ وہ "پیشگوئی پوری ہو،" اور تُو اپنے مقدس کو سڑنے نہ دے گا۔

"پس تم عبث کوشش کرو گے کہ اس کے لیے کوئی مثال تلاش کرو۔

کسی بھی مشابہ مثال کی تلاش میں جو فرق نمایاں ہو سکتا ہے، وہ اس قدر واضح ہے کہ حقیقت میں آپ کے پاس نہ تو کوئی بنیاد موجود ہے جس سے آپ آغاز کر سکیں، اور نہ ہی کوئی مقدمہ جس پر آپ استدلال قائم کر سکیں تاکہ ہمارے برکت یافتہ خداوند کے مقدس بدن کی تشریح میں جو کچھ واقع ہوا اُس کا اندازہ لگایا جا سکے۔ طبیبیوں کے قیاسات میں الجھنے کے بجائے، جو زیادہ تر طب کے دائرے میں آتے ہیں نہ کہ علم الہیات کے، میری یہ خواہش ہے کہ رُوح القدس ہمیں اُن روحانی نکات تک لے جائے جو ہمارے خداوند یسوع مسیح کے دل میں سپاہی کے نیزہ مارنے کے واقعہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ ایک بات، میرے خیال میں، اس بیان کی تہ میں بالکل واضح نظر آتی ہے۔

یہاں تک کہ ہمارے خداوند کی وفات کے بعد بھی، انسانوں نے اُس پر ظلم کیا۔ ا۔" کیا یہ کافی نہ تھا کہ اُنہوں نے اُس کی پیٹھ کو کوڑے مار کر زخمی کیا؟ کیا یہ کافی نہ تھا کہ اُنہوں نے اُس کے سر پر کانٹوں کا تاج رکھا؟ کیا یہ کافی نہ تھا کہ اُنہوں نے اُس کے ہاتھوں اور پاؤں کو صلیب پر کیلوں سے جکڑ دیا؟ اور پھر جب وہ قائل ہو گئے کہ اُس کی زندگی شریعت کے تقاضے کے مطابق قربان ہو چکی ہے اور اُس کا بدن موت کے حوالے ہو چکا ہے، تب بھی انسانی سنگدلی کو چین نہ آیا، یہاں تک کہ اُس کے دل کو نیزہ مار کر چھیدا گیا۔

کہو، کیا یہ شخص جس نے مسیح کے دل کو چھیدا، ہمارے گناہگار نسل انسانی کی ایک واضح مثال نہیں ہے؟ کیا اُس کا یہ بے رحم عمل ہماری سرکشی اور گستاخی کی ایک تصویر نہیں ہے؟ ہم نے بھی نجات دہندہ کی موت کے بعد اُسے چھیدا۔ کیا میں تمہیں یہ دکھاؤں کہ یہ کس طرح ہوا؟ یہ جرم اتنا عام ہو چکا ہے کہ لوگ اسے نظر انداز کر دیتے ہیں۔ اُس کی الوہیت اُس کا جلال ہے۔ اُس کی الوہیت کا انکار کرنا نہ صرف اُس کی عظمت کو کم تر کرنا ہے بلکہ اُس کو ہمارے اعتماد کے لائق نہ سمجھنا ہے۔ یہ اُس کے دل میں نیزہ گھونپنے کے مترادف ہے۔

تمہاری آواز فریب دینے والی ہوتی ہے جب تم کہتے ہو، "وہ محض ایک انسان ہے۔ اگرچہ وہ ایک عمدہ معلم ہے، میں اُسے صرف ایک فانی مخلوق کے طور پر دیکھ سکتا ہوں۔"

اُہ! کتنے ہی لوگ ہمارے درمیان گھومتے ہیں، پروٹسٹنٹ کلیسیا کے رکن ہونے اور کلام مقدس پر ایمان رکھنے کا دعویٰ کرتے ہیں، مگر وہ مسیح کے معجزات کو حقیقی تسلیم نہیں کرتے، جو اُس کے ذاتی اختیار، اُس کے باپ کی گواہی اور اس بات کے واضح ثبوت کے طور پر ظاہر ہوئے کہ وہ خُدا کا بیٹا ہے۔

خُدا اُن پر رحم کرے جو اس حوالے سے ہمارے عزیز نجات دہندہ کو دوبارہ چھیدتے ہیں۔ اگر ہم میں سے کوئی اس گناہ کا مرتکب ہوا ہے، تو خُدا ہمیں اس خطرناک غلطی سے توبہ کی توفیق دے اور ہمیں توما کی مانند یہ اقرار کرنے کی توفیق دے: "اے میرے خداوند اور میرے خُدا

وہ بھی اُسے چھیدتے ہیں جو اُس کی سکھائی ہوئی تعلیمات اور اُس کی دی گئی گواہی پر حملہ کرتے ہیں۔" حق مسیح کے دل میں تھا، وہ وہیں لکھا ہوا تھا۔ جو کچھ اُس نے اپنے لبوں سے منادی کی، اُسے اپنی زندگی کے ذریعے مقدس ٹھہرایا۔ اُس کا دل وہ چشمہ تھا جہاں سے وہ تمام تعلیمات نکلیں جو ہمیں باپ کو ظاہر کرتی ہیں۔ اگر لوگ اُس حق پر حملہ کرتے ہیں جو مسیح نے ہم پر ظاہر کیا، تو وہ حقیقت میں وہی کرتے ہیں جو اُس سپاہی نے عملی طور پر کیا۔ وہ روحانی طور پر وہی کرتے ہیں جو اُس رومی سپاہی نے حرف بہ حرف کیا، وہ اُس کے دل پر وار کرتے ہیں۔

اگر تم یسوع کے کہے ہوئے کلام کو کمتر سمجھو، یا اُس سچائی پر سوال اٹھاؤ جو اُس نے اپنے شاگردوں کو سکھائی اور کلام میں ظاہر کی، تو اُس مشن میں کیا باقی بچتا ہے جس میں اُس نے خُدا باپ کی مرضی کو ہم پر ظاہر کیا؟ اسی سچائی کو اعلان کرنے کے لیے وہ آیا، اسی سچائی کی گواہی دینے کے لیے وہ مرا۔ اُس نے پُنطیس پیلطس کے سامنے ایک اچھی گواہی دی۔ اگر تم اُن تعلیمات کو چھو، تو تم اُس کی آنکھ کی پتلی کو چھو لیتے ہو، بلکہ تم اُس کے دل کو دوبارہ چھید ڈالتے ہو۔

کیسے وہ اُس کے دل پر وار کرتے ہیں جو اُس کے لوگوں کو ستاتے ہیں! اور کیا اُس نے ان صدیوں کے دوران، جب سے وہ آسمان پر اپنے باپ کے دنبے ہاتھ پر بیٹھا ہے، بار بار ایسے زخم نہیں سہے؟ ٹرسس کا ساؤل اُس کے دل کو چھیدتا تھا، کیونکہ یسوع نے فرمایا، "تو مجھے کیوں ستاتا ہے؟" مردوں اور عورتوں کی تکالیف، جنہیں قیدخانوں میں ڈالا گیا، عبادت خانوں میں کوڑے مارے گئے، اور کفر بکنے پر مجبور کیا گیا، یہ سب زخم براہ راست مسیح کو پہنچے۔

اور ہم شہداء کے بارے میں کیا کہیں، اُن کی جیل خانوں میں آہیں، اذیت گاہوں میں چیخیں، آگ کے الاؤ میں اُن کی تکلیفیں، اُن کا "خون جو بے رحمی سے بہایا گیا، کیا یہ سب کچھ نجات دہندہ کے دل کو نہ چھوتا رہا؟

اسی طرح، ہر گستاخ تمسخر اور بے ہودہ مذاق، ہر سخت لفظ اور تلخ طعنہ جو مسیح کے پیروکار پر کسا جاتا ہے، وہ درحقیقت "ہمارے پیارے خداوند اور آقا کی توہین ہے، جس کے لیے یہ عاجزی سے برداشت کیا جاتا ہے۔ لیکن اُن کی طرف سے، 'جو اپنی زبان کو تلوار کی مانند تیز کرتے ہیں، یہ براہ راست اُس یسوع کے دل پر وار ہے، جس پر وہ اب اور کوئی بدلہ نہیں لے سکتے، کیونکہ وہ اب مزید ڈکھ نہیں سہہ سکتا، سوائے اِس کے کہ وہ اپنے مقدسین کی تکالیف میں اُن کے ساتھ ہمدردی کرے۔

اور ایک اور گروہ بھی ہے جو اگرچہ مسیح کے ڈکھ اب ختم ہو چکے ہیں، پھر بھی وہ اُسے چھیدتے رہتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اُس کے شاگرد ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں، لیکن جھوٹ بولتے ہیں اور ناپاک منافقت کرتے ہیں۔ کیا یہاں ایسے کوئی موجود ہیں؟ یہ سوال پوچھتے ہوئے میرا دل کانپتا ہے۔ جیسے پہلے زمانے میں جھوٹے رسول تھے، ویسے ہی آج کے دور میں ناپاک مرتد بھی موجود ہیں۔ اُن کا اقرار دراصل اُن کی خیانت کی تمہید ہے۔ وہ بڑے عہد کے ساتھ اُس کی فرمانبرداری کا وعدہ کرتے ہیں، لیکن یہوداہ کی مانند، وہ موقع کی تلاش میں رہتے ہیں کہ کب اُسے دھوکہ دیں۔ وہ نجات دہندہ کو چاندی کے چند سکوں کے عوض بیچ ڈالیں گے، بس قیمت زیادہ ہو، کیونکہ اُن کے اصول پست ہیں اور اُن کا ضمیر یہ گوارا کر لے گا کہ وہ 'خداوند کو دوبارہ مصلوب کریں اور اُسے رسوائی میں ڈالیں۔

اے نفاق کرنے والے دعویدارو! اے بے فضل مردو اور عورتو! تمہاری ہمت کیسے ہوتی ہے کہ اُس کی رفاقت کی میز پر آ بیٹھو؟ تمہیں جینے کا نام دیا گیا ہے، مگر تم مردہ ہو۔ تم اُسے مصلوب کر رہے ہو، تم اُسے چھید رہے ہو۔ رومی سپاہی کا گناہ تم سے چمٹا ہوا ہے۔

مجھے ڈر ہے کہ ایک اور گروہ بھی ہے جو اُس کے دل کو چھیدتا ہے۔ وہ وہ لوگ ہیں جو یہ یقین کرنے سے انکار کرتے ہیں کہ وہ انہیں معاف کرنے کے لیے تیار ہے۔ گناہ کی سزا کے احساس کے تحت، یہ یقین کرنا مشکل ہو سکتا ہے کہ معافی ممکن ہے، لیکن جب ہمارے خداوند یسوع مسیح کا فضل ہم پر ظاہر ہوتا ہے، اور اُس کی بے انتہا فروتنی جو اُسے ہمارے لیے ڈکھ سہنے کے مقام پر لے آئی، تو یہ بات نہایت افسوسناک معلوم ہوتی ہے کہ کوئی اُس پر شک کرے۔ پھر بھی کچھ لوگ اپنی زنجیروں کو اور مضبوط کرتے ہیں، مایوسی میں بیٹھ جاتے ہیں اور کہتے ہیں، 'وہ معاف کرنے کو تیار نہیں ہے۔' ایسا بے رحم اور ناشکری کا خیال، کہ وہ معاف کرنے کو تیار نہیں، ضرور اُس کے دل کو چھیدتا اور گہرا زخم پہنچاتا ہے۔

پس اسی طرح ہر بدزبان تمسخر اور گناہ آلود مذاق، ہر سخت بات اور تلخ طعنہ جو مسیح کے پیروکار پر کسا جاتا ہے، ہمارے پیارے خداوند اور آقا کی توہین ہے، جس کے لیے وہ صبر سے برداشت کرتا ہے، لیکن اُن لوگوں کی طرف سے، "جو اپنی زبان کو تلوار کی طرح تیز کرتے ہیں"، یہ حملہ یسوع کے دل پر ہوتا ہے، جس پر وہ اب اور کوئی بدلہ نہیں لے سکتے، کیونکہ اب وہ صرف اپنے مقدسوں کے دکھوں میں شریک ہو کر تکلیف اٹھا سکتا ہے۔

اور ایک اور قسم کے لوگ بھی ہیں، جو باوجود مسیح کے دکھوں کے ختم ہونے کے، اُسے چھیدنا جاری رکھتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اُس کے شاگرد ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں، لیکن جھوٹ بولتے ہیں اور منافقت کرتے ہیں۔ کیا ایسے لوگ یہاں موجود ہیں؟ میں کانپتا ہوں جب یہ سوال پوچھتا ہوں۔ جیسے پہلے جھوٹے رسول تھے، ویسے ہی آج بھی منافق مرتد موجود ہیں۔ اُن کا دعویٰ وفاداری محض اُن کی بے وفائی کا پیش خیمہ ہے۔ وہ اُس کی فرمانبرداری کا مقدس عہد کرتے ہیں، لیکن یہوداہ کی مانند، صرف مناسب موقع کے منتظر رہتے ہیں کہ اُسے دھوکہ دے سکیں۔ وہ نجات دہندہ کو چاندی کے لیے بیچ دیں گے، صرف قیمت زیادہ ہو، کیونکہ اُن کے اصول اتنے پست ہیں، اور اُن کا ضمیر ہچکچائے بغیر "خداوند کو دوبارہ مصلوب کرے گا اور اُسے کھلے عام رسوا کرے گا۔"

اوہ! تم جو منافق ایمان کا دعویٰ کرتے ہو! اوہ! تم بے فضل مردوں اور عورتوں! تم کیسے اُس کی رفاقت کی میز پر آ سکتے ہو؟ تمہارا نام زندہ ہونے کا ہے، لیکن تم مردہ ہو، تم اُسے مصلوب کر رہے ہو، تم اُسے چھید رہے ہو، اور رومی سپاہی کا گناہ تم پر چمٹ چکا ہے۔

مجھے خوف ہے کہ ایک اور طبقہ بھی ہے جو اُس کے دل کو چھیدتا ہے۔ یہ اُن لوگوں پر مشتمل ہے جو اُس کی معافی کی آمادگی پر یقین کرنے سے انکار کرتے ہیں۔ گناہ کے قائل ہونے پر یقین کرنا مشکل ہو سکتا ہے کہ کسی کو معاف کیا جا سکتا ہے، لیکن جب ہمارے خداوند یسوع مسیح کا فضل ہم پر ظاہر ہوتا ہے، اور اُس کی لامحدود فروتنی جو اُسے ہمارے لیے دکھ سہنے پر لائی، تو یہ یقیناً مشکل معلوم ہوتا ہے کہ کوئی اُس پر شک کرے۔ پھر بھی کچھ لوگ ہیں جو اپنی زنجیروں کو تھامے بیٹھ جاتے ہیں، مایوسی میں پڑ جاتے ہیں، اور کہتے ہیں، "وہ معاف کرنے کے لیے آمادہ نہیں ہے۔" ایسا غیر مہربان، غیر سخی خیال کہ وہ معاف کرنے کے لیے آمادہ نہیں ہے، یقیناً اُس کے دل کو چھید دیتا ہے اور اُسے گہرا دکھ پہنچاتا ہے۔

مجھے معلوم ہے کہ تم میں سے کچھ اس کا مطلب نہیں رکھتے۔ لیکن اب جب تم غور کرتے ہو کہ تم کیا کر رہے ہو، تو تم چونک جاتے ہو۔ میں خداوند سے دعا کرتا ہوں کہ تم فروتنی کے ساتھ اُس پر بھروسہ کرو۔ اوہ! اُس پر شک نہ کرو، جو خدا کا بیٹا ہے، جس نے اپنے دشمنوں کے لیے دکھ سہا اور اپنی جان بے دینوں کے لیے دے دی۔ کیا تم اُس پر اب بھی عدم اعتماد کر سکتے ہو؟ کیا تم اُس گواہی پر شک کرو گے جو خدا نے اپنے بیٹے کے بارے میں دی ہے؟ کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ تم اُس کی تعظیم کرتے ہوئے اپنے آپ کو اُس کے قدموں میں ڈال دو؟ فرشتے، جو دن رات اُس کی حمد گاتے ہیں، اُس کی اتنی تعظیم نہیں کرتے جتنی تم کرو گے، اگر تم، اپنی تمام سیابی اور گندگی کے ساتھ، اُس پر بھروسہ کرو کہ وہ تمہیں دھو سکتا ہے اور برف سے زیادہ سفید بنا سکتا ہے۔ اوہ! ایسا کرو، اور اُس کے دل کو مزید نہ چھیدو

کچھ لوگ مسیح کے دل کو اپنی بے توجہی سے چھیدتے ہیں۔ وہ ہنسی مذاق کرتے ہیں اور تمسخر کرتے ہیں کیونکہ وہ اُسے نہیں جانتے، یا کسی بھی ذریعے سے یہ جاننے کی کوشش نہیں کی کہ اُس کا ان پر کیا حق ہے۔ وہ اُس کی خدمت کی اُن الہی خصوصیات کو گھٹاتے ہیں جنہیں انہوں نے کبھی صحیح طریقے سے سمجھا نہیں۔ لہذا وہ مسیح کے دل کو لاعلم تعصب کی وجہ سے چھیدتے ہیں۔ وہ خود انجیل سے نا آشنا ہیں۔ جو کچھ انہوں نے اس کے بارے میں سنا یا پڑھا ہے وہ صرف مخالفین یا طنز کرنے والوں کی زبان یا قلم سے تھا، اور پھر اُن کے مزاج کو اپنا کر، انہوں نے اُس پر ملامت کرنے میں اُن کا ساتھ دیا۔

افسوس! کچھ لوگ محض بدنیتی سے نجات دہندہ کو بدنام کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ بہتر جانتے ہیں، پھر بھی وہ جان بوجھ کر اُس کے نام کو کفر سے یاد کرتے ہیں۔ رک جاؤ، اوہ! رک جاؤ، اور اُسے مزید نہ چھیدو، میں تم سے التجا کرتا ہوں، مبادا وہ، جو اتنی دیر سے خدا کے برہ کی طرح تحمل کے ساتھ برداشت کرتا رہا، اچانک یہوداہ کے قبیلے کے شیر کی مانند اُٹھ کھڑا ہو، اور تمہیں اپنی قوت کا خوف محسوس کرائے، جو اُس کی محبت کے جلال کو محسوس نہیں کرتے۔ یہی ہمارا پہلا نقطہ تھا۔ یسوع کی موت کے بعد بھی، ایسے لوگ ہیں جو اُسے چھیدتے رہتے ہیں۔ ہمارا دوسرا خیال ایسا ہے جسے پیش کرنے پر مجھے خوشی ہو رہی ہے۔

II. یہ حملے نجات دہندہ پر اُس کے فضل کو زیادہ نمایاں کرنے کے لیے کام آتے ہیں۔

یقیناً اُس کا دل چھیدا گیا، لیکن اے میرے بھائیو، اس کا کیا نتیجہ نکلا؟ کیا اس میں سے آگ کا شعلہ بھڑکا؟ کیا گناہگار کے سر پر غضب کی گرج دار آواز گونجی؟ آہ! نہیں، یہ اُس صندل کے درخت کی مانند ہے جو اپنے زخمی کرنے والے کلباڑے کو خوشبو بخشتا ہے۔ وہ نیزہ، جیسے ہی زخم سے نکالا گیا، خون اور پانی کا ایک چشمہ اُس سے بہنے لگا۔ یسوع مسیح پر کیے گئے حملے اُس کی صفات کو زیادہ ظاہر کرتے ہیں۔

دیکھو کہ یہ کس طرح ہوتا ہے۔ جب سچائی پر حملہ ہوتا ہے اور انجیل پر وار کیا جاتا ہے، تو فوری نتیجہ کیا نکلتا ہے؟ تب مقدسین اُس میں زیادہ گہرائی سے تلاش کرتے ہیں، یوں وہ اُس تعلیم کو بہتر سمجھتے ہیں، اُن دلائل کو جانتے ہیں جن سے یہ قائم ہوتی ہے، اور وہ سچائی سے زیادہ مضبوط اور گرمجوش عقیدت کے ساتھ محبت کرنے لگتے ہیں، حتیٰ کہ وہ اُس کے لیے اپنی جان دینے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں۔

مسیح کا دل نیزے سے کھولا گیا، اور اکثر سچائی کا دل بھی اُس مخالفت سے ظاہر ہوتا ہے جو اُس کے خلاف لائی جاتی ہے۔ وہ ہمارے عقائد کو جھٹلانے کا سوچتے ہیں، لیکن وہ ہماری اُن کی سچائی پر ایمان کو اور مضبوط کر دیتے ہیں۔ جہاں وہ ہمیں بے وقوف ثابت کرنا چاہتے ہیں، وہیں وہ ہمیں دانا بنانے میں مدد دیتے ہیں۔ وہ ہمیں معاملے کی جڑ تک لے جاتے ہیں، اور وہ ہمیں قیمتی سچائی میں مزید قائم کرتے ہیں۔ مارچ کی ہوا بلوط کو اکھاڑ نہیں پھینکتی، بلکہ اُسے اپنی زمین میں اور زیادہ جڑ پکڑنے دیتی ہے۔ یہی حال ہمارے خداوند اور استاد پر کیے گئے حملوں کا ہوگا۔ ہم اُسے زیادہ بہتر سمجھیں گے اور اُس میں پورے ہونے والے صحیفوں کا زیادہ دریافت کریں گے۔

علاوہ ازیں، یہ اکثر ہوتا ہے کہ جب مسیح کو ایذا رسانی سے مخالفت کا سامنا ہوتا ہے، تو انجیل زیادہ جوش و خروش سے سنائی جاتی ہے اور زیادہ تیزی سے پھیلتی ہے۔ ابتدائی ایام میں یروشلم میں سنائے جانے والے مقدسین ہر جگہ کلام کی منادی کرنے لگے۔ اگر میں یہ کہوں کہ ایذا رسانی کا نیزہ، یوں کہیے، کفارے کے خون کو انسانوں میں زیادہ آزادانہ بہنے دیتا ہے، اور نجات دہندہ کی قربانی کے پاک کرنے والے پانی کو ایک وسیع تر علاقے اور زیادہ آبادی میں پھیلا دیتا ہے، تو کیا غلط ہوگا؟

کیا میں ستائی ہوئی کلیسیا کا موازنہ ایک مظلوم قوم سے کروں اور یاد دلاؤں کہ جیسے مصر میں اسرائیل، جتنا زیادہ اُن پر ظلم کیا گیا، وہ اتنے ہی زیادہ بڑھے اور پھلے؟ نیزے نے یسوع کے دل سے خون اور پانی بہا دیا، اور ایذا رسانی کا نیزہ انجیل کو آزاد کر دیتا ہے، اور مسیحی لوگوں کو، جو شاید آرام دہ بے عملی میں رہ جاتے، مجبور کرتا ہے کہ وہ آگے بڑھیں اور محنت کے ساتھ نجات کی انجیل کو پھیلانیں، خدا کے فضل کو گناہ میں مرنے والے انسانوں کو بتائیں۔

اور یوں (مگر کوئی انسان اس کو بدی کے لیے نہ سمجھے)، انسانوں کا وہی گناہ جو مسیح کو زخمی کرتا ہے، خدا کے فضل کو جلال دینے کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ اگرچہ یہ کہنا کہ "اُو گناہ کریں تاکہ فضل بڑھ جائے" نہایت شریر بات ہے، پھر بھی یہ ایک نہایت جلیل القدر سچائی ہے کہ جہاں گناہ زیادہ ہوتا ہے، وہاں فضل اُس سے بھی زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ یوں اُس خون کی پاک کرنے والی قوت گناہ کے سبب زیادہ مشہور ہوتی ہے، جو اس حیرت انگیز قربانی کو ضروری بناتا ہے۔ شاید ہم نجات دہندہ کو اتنا اچھی طرح نہ جان پاتے اگر ہم نے اُن کی زندگیوں میں گناہ کو واضح طور پر نہ دیکھا ہوتا جنہیں بعد میں بخشا گیا، دھویا گیا، اور اُس کی پاک کرنے والی قوت کے ذریعے مقدس بنایا گیا۔

یہی مخالفت جو ظاہر ہوتی ہے، مسیح کی فتح کے لیے کارگر ہو جاتی ہے۔ جتنے زیادہ اُس کے دشمن مضبوط ہوں گے، اُس کے جھگڑے سے لوٹنے پر فتح کا نعرہ اتنا ہی بلند ہوگا۔

جب کلیسیا پر حملہ ہوتا ہے (جو مسیح کو زخمی کرنے کا ایک طریقہ ہے)، تو اُسے اُس سخت آزمائش سے فوری فائدہ پہنچتا ہے، کیونکہ ایذا رسانی ایک بڑی چھاج کی مانند کام کرتی ہے، جو اُس زمین پر جمع خالص اناج سے بھوسا الگ کر دیتی ہے۔ یہ کلیسیا کے لیے ایک ریفائنر کی آگ کی مانند ہے۔ خالص ایمان رکھنے والے، جو حقیقی محبت کرنے والے ہیں، اُس آزمائش سے پاک اور خالص ہو جاتے ہیں، جس سے گزرنے پر وہ مجبور ہوتے ہیں، جب کہ دھوکہ دینے والے اور بے ایمان الگ ہو جاتے ہیں۔

اے مبارک نجات دہندہ، وہ تجھے زخمی کرتے ہیں، اور تجھے زخمی کرتے رہیں، لیکن تُو معزز ہے، کیونکہ اُن کے تلخ طعنوں سے تیرا میٹھا فضل ظاہر ہوتا ہے۔ وہ اپنے نیزے تیرے دل میں گھونپ سکتے ہیں، لیکن تیرے فضل و محبت کی قوت کے ذریعے، اور انہیں نجات کی پیشکش کرتے ہوئے، تُو اُن کو فتح کر لیتا ہے جو تجھے فتح کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں

اے بھائیو، ان دونوں باتوں کو یکجا کرو—انسان کا مسلسل نجات دہندہ کو زخمی کرنا، اور اس کے نتیجے میں نجات دہندہ کے افضل کی زیادہ نمایاں نمود۔ پھر دیکھو، اگر تم کوئی مجموعہ نکال سکو

ایک اور خیال، جو پچھلے خیال سے کچھ مختلف ہے، ہمیں اپنی غور و فکر کو آگے بڑھانے میں مدد دے سکتا ہے۔ چونکہ سپاہی نے اپنے نیزے کو نجات دہندہ کے دل میں داخل کیا

III. یہ دل تک پہنچنے کا راستہ کھلا ہے۔

یہ ہمیشہ سے کھلا تھا، کیونکہ وہ ہمیشہ انسانوں سے محبت کرتا تھا، لیکن اب تم اسے کھلا ہوا دیکھ سکتے ہو۔ نیزے کے وار سے جو زخم لگا، وہ معمولی نہیں تھا، کیونکہ ہم پڑھتے ہیں کہ توما نے اپنا ہاتھ اس میں ڈالا۔ کیسا گہرا شگاف ہوگا وہ، جس میں رسول اپنا ہاتھ ڈال سکتا تھا! "اپنا ہاتھ آگے بڑھا اور میری پسلی میں ڈال۔" وہ آج بھی زندہ ہے، جیسا کہ ہم میں سے کوئی بھی زندہ نہیں رہ سکتا، اس دل تک پہنچنے کا راستہ ہمیشہ کھلا رکھتے ہوئے۔ اپنے ہی گوشت میں، وہ آج ہم سے گواہی دیتا ہے کہ اس کا دل ہر اس پیغام کو قبول کرنے کے لیے تیار ہے جو اس کے بچے بھیجتا چاہیں، اور اسی طرح محبت کے جواب دینے کے لیے بھی تیار ہے، جس کا سرچشمہ وہی دل ہے۔

دیکھو، یسوع کا کھلا ہوا دل! یہ اس لیے کھلا ہے کہ اس میں موجود تمام فضل گناہ گاروں پر آزادانہ طور پر نچھاور ہو سکے۔ اے گناہ گار، یہ نہ سوچ کہ تجھے یسوع کی پسلی کو کھولنے کی ضرورت ہے۔ خون آزادانہ طور پر بہ چکا ہے۔ اب کہو، کیا تم آؤ گے اور اس میں دھل جاؤ گے؟ تمہیں پاک ہونے کے لیے گڑگڑانے کی ضرورت نہیں، جیسے کہ یہ کوئی مشکل سے حاصل ہونے والی نعمت ہو، یہ بہتا ہے، مسلسل بہتا ہے۔ وہ تیار ہے—جتنا تیار وہ ہے، اتنا ہی قابل ہے، اور جتنا قابل ہے، اتنا ہی تیار ہے کہ تمہیں تمہارے گناہوں سے پاک کرے۔ مسیح کے دل میں جو کچھ بھی ہے، وہ سب باہر نکلتا ہے۔ وہ قیمتی مائع اندر نہیں رکھا جاتا، بلکہ ہر ضرورت مند، پیاسے روح کے لیے بہتا ہے۔

اس کا دل کھلا ہوا ہے۔ یہ کھلا ہے کہ شک کرنے والا اب اپنا ہاتھ اس میں ڈال سکے۔ توما کہاں ہے؟ کیا تم کوئی سخت شرط رکھتے ہو اور کہتے ہو، "جب تک میں یہ اور وہ نہ دیکھوں، میں ایمان نہ لاؤں گا؟" اے لرزاں دل، جو اپنے گناہوں اور کمزوریوں کے بوجھ تلے دبا ہوا ہے، کیا تم آج اسے جلال میں نہیں دیکھتے، اس کے دل کو تمہاری طرف کھلا ہوا؟ اپنا ہاتھ زخم میں ڈالو اور کہو، "میرا خداوند اور میرا خدا۔" بغیر کسی ہچکچاہٹ یا تاخیر کے اپنے نجات دہندہ کو قبول کرو۔ اس میں سکون

پاؤ۔ اس کی پسلی کھلی ہوئی ہے کہ تمہارا ہاتھ اس کے دل تک پہنچے۔ یہ کھلا ہوا ہے۔ وہ پسلی کھلی ہوئی ہے تاکہ وہ لوگ جو اسے چھیدتے ہیں، دیکھ سکیں کہ انہوں نے کیا کیا اور اس پر افسوس کریں۔

لیکن دیکھو کہ اس کا دل کتنا نرم ہے، اور بے خوف ہو کر اس کے پاس جاؤ۔ تم نے اسے چھیدا، اب اسے دیکھو اور افسوس کرو کہ تم نے ایسا کیا۔ اے گناہ گارو، اگرچہ تم نے اپنے خداوند کو موت کے حوالے کیا، اس کا دل تمہارے لیے کھلا ہوا ہے۔ وہ تمہیں دعوت دیتا ہے کہ آؤ اور اس کی وہ رحمت حاصل کرو جو اس نے تمہارے لیے محفوظ رکھی ہے۔ اوہ! آؤ، آؤ تم سب! وہ تمہیں ابھی قبول کرے گا۔ اس کا دل تمہارے غموں اور دکھوں، دعاؤں اور درخواستوں، خواہشوں اور تڑپوں کے لیے ہمدرد ہے۔

تم جانتے ہو کہ ہمیں اکثر انسانوں کے دل تک ان کے کانوں یا آنکھوں کے ذریعے پہنچنا پڑتا ہے۔ ہماری سخت مزاج قوم میں سے بہت سے لوگوں کے لیے یہ راستے بند ہیں۔ تم انہیں دکھ دکھاؤ، اور وہ اسے بغیر کسی اثر کے دیکھتے ہیں۔ تم ان کے دل تک نہیں پہنچ سکتے۔ اگر تم انہیں کسی شدید پریشانی کی داستان سناؤ، تو وہ اسے لاپرواہی سے سنتے ہیں، کیونکہ کسی نہ کسی طرح کہانی کانوں کے بھول بھلیوں میں کھو جاتی ہے اور دل تک نہیں پہنچتی۔

لیکن تمہارے خداوند کے ساتھ ایسا برگز نہیں ہے۔ اس کا دل اتنا قابل رسائی ہے کہ تمہیں خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں کہ وہ تمہیں نہیں سنے گا یا تمہاری ہلکی سی فریاد کو نظر انداز کرے گا۔ تم محسوس کرو گے کہ تم فوراً، قریب، اور براہ راست اس کے پاس جا سکتے ہو، اور جلدی سے اس کی روح تک پہنچ سکتے ہو۔ یہ نہ کہو کہ کوئی تمہارے ساتھ ہمدردی نہیں کرتا۔ یسوع کرتا ہے۔ وہ تمہارے دکھوں کو محسوس کرنے، تسلی دینے یا خوش کرنے میں کبھی ناکام نہیں ہو سکتا۔ اس کا چھیدا ہوا دل ہر دوسرے دل سے زیادہ فوری طور پر ہمدردی کرتا ہے، چاہے وہ دل کتنا ہی نرم کیوں نہ ہو۔ اس کی محبت عورتوں کی محبت سے بھی زیادہ ہے، چاہے وہ کتنی ہی نرم کیوں نہ ہو۔ ایسی محبت کوئی نہیں جیسی کھلے دل والے یسوع کی ہے۔ کھلے دل والے یسوع کی محبت کھلی پسلی والے یسوع کی محبت۔

میں تمہیں اس حقیقت، اس مبارک سچائی میں جو کچھ دیکھتا ہوں، بیان نہیں کر سکتا۔ کاش میں کر سکتا۔ لیکن اس سے بھی بہتر ہوگا کہ تم خود اسے دیکھ لو۔ اوہ! میں اب اس کے پاس جا سکتا ہوں اور اپنی دعائیں اس کی پسلی میں ڈال سکتا ہوں۔ جا سکتا ہوں اور اپنی خواہشات اس کی پسلی میں ڈال سکتا ہوں۔ اوہ! یسوع، "میری تمام خواہش تیرے سامنے ہے، اور میری آہیں تجھ سے چھپی نہیں ہیں۔" میرے پاس صرف پانچ حواس ہیں، لیکن تیرے پاس ایک نیا حس ہے۔ ایک ایسا نیا راستہ تیرے دل تک، جو ہم فانی انسانوں کے پاس نہیں ہے۔ میرے بھائی غافل ہو سکتے ہیں، لیکن تو کبھی نہیں۔ تو زخمی دل والا ہے۔ ہمیشہ ہمدرد۔ ہمیشہ نرمی سے بھرا ہوا۔

میں اس خیال پر دیر تک رک سکتا ہوں، لیکن میں اسے تمہاری غور و فکر کے لیے چھوڑنا پسند کرتا ہوں، تاکہ میں اسے الفاظ سے دھندلا نہ دوں۔ تو آئیے آخری سوچ کے ساتھ ختم کرتے ہیں۔

IV. مسیح کی پسلی میں زخم یسوع کے دل کی قیمتی حقیقت کو ظاہر کرتا ہے۔

وہ نیزہ گویا کہ عطر کا صندوق توڑ ڈالتا ہے اور میٹھا خوشبو خارج ہو جاتی ہے۔ تو پھر، نجات دہندہ کے دل میں کیا تھا؟ انسان اپنے دل میں وہی چیز رکھتے ہیں جو ان کے لیے سب سے زیادہ عزیز ہو۔ حقیقی انسان وہی ہے جو اس کے دل کی گہرائیوں میں ہے۔ تو ہمارے مبارک فدیہ دینے والے کا زندگی کا مقصد کیا تھا؟ اس کے کام کی زندگی میں سب سے بڑا مقصد کیا تھا؟ وہ کس بات پر اپنے دل کی سب سے زیادہ خواہشات اور محبتوں کو مرکوز کیے ہوئے تھا؟ کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب اس کو چھیدا گیا تو خون اور پانی بہا؟ یہ دو چیزیں پھر اس کے دل کے مقصد کے قریب ترین تھیں۔

اسی لیے میں دیکھتا ہوں کہ میرے خداوند کے دل میں، سب سے پہلے، گناہ گاروں کو ان کے گناہوں سے پاک کرنے کا ایک زبردست عزم تھا، جو اس کے خون سے ممکن ہوا۔ کفارے کی قربانی نہ صرف نجات دہندہ کے کام کے ہاتھ کا خون ہے، اور نہ ہی یہ صرف نجات دہندہ کے وادی اشک میں چلنے کے قدموں کا خون ہے، بلکہ یہ اس کے دل کا خون ہے، جو دل کی محنت کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ فدیہ کا خون ہے جو ہمارے لیے بہایا گیا۔ وہ اس کام سے محبت کرتا تھا۔ وہ اس وقت تک تنگی میں تھا جب تک وہ اسے پورا نہ کر لے۔

اور میں تمہیں بتاتا ہوں کہ مسیح کی خوشی تمہیں تمہارے گناہ سے دھونے میں ہے۔ اس لیے پیچھے مت ہٹو، چاہے تمہارا ضمیر بے چین ہو۔ اس نے تمہاری ناپاکی کے لیے ایک چشمہ کھولا ہے۔ یہ چشمہ داؤد کے گھر کے عین بیچ میں کھولا ہے۔ وہ تمہارا گناہ مٹانے میں خوشی محسوس کرتا ہے۔

خداوند یسوع کے زخمی دل کے سامنے ہماری فریاد اور شکرگزاری

‘پیارے، مرتے ہوئے برے’
 تیرا قیمتی خون’
 ‘کبھی اپنی طاقت نہ کھوئے گا
 یہاں تک کہ خدا کی پوری کلیسیا
 ”گناہ سے ہمیشہ کے لیے بچائی جائے گی۔“

یہ خون آج بھی اپنی طاقت سے معمور ہے۔ تو پھر میرے لیے بھی یہی خون فریاد کرے، اور میرے لیے قیمتی بنے۔ میں اس کے قوی اثر کو محسوس کروں۔ اسی کے وسیلے سے مجھے دلیری نصیب ہو۔ جیسے پولس رسول نے کہا، ”کون خدا کے برگزیدوں پر الزام لگائے گا؟ یہ خدا ہے جو راستباز ٹھہراتا ہے؛ کون ہے جو مجرم ٹھہرائے گا؟ یہ مسیح ہے جو مر گیا۔“

اے میرے دل، اُس خون کی تاثیر کو اپنی پوری ہستی میں محسوس کیے بغیر آرام نہ کر۔ جب تک کہ یہ تمہارے ضمیر کو سکون نہ دے، اور تم دیکھ نہ لو کہ لعنت دور ہو گئی ہے، اور تمہیں یہ یقین نہ ہو جائے کہ ”اب ان پر جو مسیح یسوع میں ہیں کوئی سزا کا حکم نہیں۔“ یہ یسوع مسیح کے دل کا کام ہے کہ اپنے لوگوں کو اپنے خون کے ذریعے چھڑائے۔ اے کہ وہ آج تمہاری نجات میں اپنی جان کی مشقت کا صلہ دیکھے!

مزید برآں، یسوع کے دل میں خون کے ساتھ پانی بھی تھا۔ وہ نہ صرف اپنے لوگوں کو معاف کرنا چاہتا ہے بلکہ انہیں پاک بھی کرنا چاہتا ہے۔ وہ انہیں گناہ کی طاقت سے آزاد کرنا چاہتا ہے، نہ کہ صرف اس کے جرم سے۔ یہ بات مسیح کے دل کے بہت قریب ہے۔ وہ اپنی کلیسیا کو بے داغ، بے شکن، اور ہر طرح کے عیب سے پاک پیش کرنا چاہتا ہے۔ یہ اُس کا مقصد بھی ہے اور خواہش بھی۔ وہ اپنی روح کے ذریعے اس ہدف کی تکمیل کر رہا ہے، تاکہ اُس کے لوگوں کی فطرت پر ایک دھبہ بھی باقی نہ رہے۔

اے میری جان، یسوع مسیح کے زخمی دل کی تمجید کر۔ اپنے اندر اُس پانی کا اثر ظاہر کر جو اُس کے دل سے بہا۔ ”پاک بنو، جیسے میں پاک ہوں،“ وہ فرماتا ہے۔ ”کامل بنو، جیسے تمہارا آسمانی باپ کامل ہے۔“ جسم کو اس کی خواہشوں اور لذتوں کے ساتھ رد کرو۔ گناہگاروں سے الگ رہو۔ اور اُس کی مانند پاک، بے ضرر، بے داغ، اور گناہگاروں سے جدا ہو جاؤ۔

یہ سب صرف اُس کے کفارے کی موت کے روحانی اطلاق کے ذریعے ممکن ہے۔ صلیب کے قدموں میں رکو۔ اُس کی مشقت کے زیر سایہ زندگی گزارو۔ دعا کرو کہ تم اس دنیا کی زوال پذیر فانی خواہشات سے نکل کر نئی زندگی میں اُٹھائے جاؤ، اُس کے زخمی دل کے وسیلے سے۔

آئیے ہم مصلوب کے سامنے توبہ میں کھڑے ہوں، اور اس بات کا ماتم کریں کہ ہم نے اُسے زخمی کیا، لیکن اُس کے کفارے میں خوش ہوں کہ اُس کے زخمی ہونے نے ہماری معافی حاصل کی۔ پھر اسی عزم کے ساتھ آگے بڑھیں کہ ہم اپنی ”ہر طرح کی پاکیزہ چال اور دینداری“ میں اُسے جلال دیں گے۔ کیونکہ ”جس نے یہ دیکھا اُس نے گواہی دی، اور اُس کی گواہی سچ ہے، تاکہ ”تم ایمان لاؤ۔“

ایمان لاؤ، اور ہمیشہ ایمان لاؤ اُس گواہی پر! ایمان لانے سے تمہیں اُس کے نام کے وسیلے سے زندگی حاصل ہوگی۔ آمین۔

اس کی قدرت ہرگز ماند نہیں پڑی۔ پس میرے لیے یہ شفاعت کرے، اور میرے لیے بیش قیمت ہو۔ مجھے اس کی طاقتور تاثیر کا احساس ہونے دے۔ اسی کے وسیلے سے مجھے دلیری حاصل ہو۔ جیسے رسول نے کہا، ”کون خدا کے برگزیدوں پر الزام لگائے گا؟ یہ خدا ہے جو راستباز ٹھہراتا ہے؛ کون ہے جو مجرم ٹھہرائے گا؟ یہ مسیح ہے جو مر گیا۔“
 اے کاش کہ یہ خون میرے ضمیر پر بھی لگے! جب تک تم یہ نہ سنو کہ یہ تمہاری تمام ہستی میں امن کا پیغام سنا رہا ہے، آرام نہ کرو۔ جب تک تم لعنت کو دور ہوتا ہوا نہ دیکھ لو، اور تمہیں یہ یقین نہ ہو جائے کہ ”اب ان پر جو مسیح یسوع میں ہیں کوئی سزا کا حکم نہیں۔“ یہ خداوند یسوع کے دل کا کام ہے کہ اپنے خون کے وسیلے اپنے لوگوں کو فدیہ دے۔ اے کاش کہ وہ آج تمہاری نجات میں اپنی جان کی مشقت کا صلہ دیکھے!

علاوہ ازیں، اے محبوبو، مسیح کے دل میں خون کے ساتھ پانی بھی تھا۔ وہ نہ صرف اپنے لوگوں کو معاف کرنا چاہتا ہے بلکہ انہیں پاک بھی کرنا چاہتا ہے۔ وہ نہ صرف گناہ کے جرم سے بلکہ گناہ کی طاقت سے بھی انہیں آزاد کرنا چاہتا ہے۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ بات مسیح کے دل کے بہت قریب ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ اپنی کلیسیا کو بے داغ، بے شکن، اور ہر طرح کے عیب سے پاک پیش کرے۔ یہ اُس کی مرضی بھی ہے اور خواہش بھی۔ اس کی روح اس مقصد کے لیے کام کر رہی ہے، تاکہ اُس کے لوگوں کی فطرت پر ایک دھبہ بھی باقی نہ رہے۔

اے میری جان، مسیح کے زخمی دل کی تمجید کر۔ اپنے اندر اُس پانی کا اثر ظاہر کر جو اُس کے دل سے بہا۔ ”پاک بنو، جیسے میں پاک ہوں،“ وہ فرماتا ہے۔ ”کامل بنو، جیسے تمہارا آسمانی باپ کامل ہے۔“ جسم کو اُس کی خواہشوں اور لذتوں کے ساتھ رد کرو۔ گناہگاروں سے الگ رہو۔ اور اُس کی مانند پاک، بے ضرر، بے داغ، اور گناہگاروں سے جدا ہو جاؤ۔

یہ سب کچھ فقط اُس کے کفارے کی موت کے روحانی اطلاق کے ذریعے ممکن ہے۔ صلیب کے قدموں میں ٹھہرو۔ اُس کے دُکھ کے زیر سایہ زندگی بسر کرو۔ دعا کرو کہ تم اس دنیا کی زوال پذیر فانی خواہشات سے نکل کر نئی زندگی میں اُٹھائے جاؤ، اُس کے زخمی دل کے وسیلے سے۔

آخر میں، آئیے ہم مصلوب کے سامنے توبہ میں کھڑے ہوں، اور اس بات کا ماتم کریں کہ ہم نے اُسے زخمی کیا، لیکن اُس کے کفارے میں خوش ہوں کہ اُس کے زخمی ہونے نے ہماری معافی حاصل کی۔ پھر اس عزم کے ساتھ آگے بڑھیں کہ ہم اپنی ”ہر طرح کی پاکیزہ چال اور دینداری“ میں اُسے جلال دیں گے۔ کیونکہ ”جس نے یہ دیکھا اُس نے گواہی دی، اور اُس کی گواہی سچ“ ہے، تاکہ تم ایمان لاؤ۔

ایمان لاؤ، اور ہمیشہ ایمان لاؤ اُس گواہی پر! ایمان لانے سے تمہیں اُس کے نام کے وسیلے سے زندگی حاصل ہوگی۔ آمین۔

تشریح بذریعہ سی۔ ایچ۔ سپرجن
متی ۵۰:۲۷-۶۶

آیت ۵۰۔

اور یسوع نے پھر بلند آواز سے پکار کر اپنی روح حوالہ کر دی۔

مسیح کی قوت ختم نہ ہوئی تھی؛ اُس کا آخری کلام بلند آواز میں ادا ہوا، جیسے ایک فتحیاب جنگجو کا نعرہ فتح۔ اور وہ کیسا کلام تھا: ”تمام ہوا!“۔ ہزاروں واعظ اس چھوٹے سے جملے پر دیے جا چکے ہیں، لیکن کون اُس معانی کی وسعت کو بیان کر سکتا ہے جو اس میں پنہاں ہے؟ یہ گویا لامحدود اظہار ہے، جس میں چوڑائی، گہرائی، لمبائی اور بلندی سب ناپیدا کنار ہیں۔ مسیح کی زندگی ختم ہوئی، مکمل ہوئی، پایہ تکمیل کو پہنچی؛ پھر اُس نے اپنی روح حوالہ کر دی، اپنی مرضی سے موت کو قبول کیا، اپنی جان ویسے ہی دے دی جیسا کہ اُس نے کہا تھا: ”میں اپنی جان بھیڑوں کے لیے دیتا ہوں... میں اُسے اپنی مرضی سے دیتا ہوں۔“ میرے پاس اُسے دینے کا اختیار ہے، اور اُسے واپس لینے کا بھی اختیار ہے۔

۔ اور دیکھو، ہیکل کا پردہ اوپر سے نیچے تک پھٹ گیا، اور زمین لرز گئی، اور چٹانیں پھٹ گئیں، اور قبریں کھل گئیں، ۵۱-۵۳۔ اور بہت سے مقدسین کے بدن جو سو گئے تھے جی اُٹھے، اور وہ اُس کے جی اُٹھنے کے بعد قبروں سے نکل کر مقدس شہر میں گئے اور بہنوں پر ظاہر ہوئے۔

مسیح کی موت یہودیت کا خاتمہ تھی، ”ہیکل کا پردہ اوپر سے نیچے تک پھٹ گیا۔“ گویا اپنے خُداوند کے بے حرمتی سے قتل پر حیران و ششدر ہو کر، ہیکل نے اپنے لباس چاک کیے، جیسے کوئی عظیم جرم کے صدمے میں مبتلا ہو۔ مسیح کے جسم کے پھٹنے کے ساتھ، ہیکل کا پردہ بھی اوپر سے نیچے تک پھٹ گیا۔ اب یسوع کے خون کے وسیلے مقدس ترین مقام تک رسائی کا راستہ کھول دیا گیا، اور ہر اُس گناہگار کے لیے جو مسیح کے کفارے پر ایمان لاتا ہے، خُدا تک پہنچنے کا دروازہ کھل گیا۔

دیکھو، مسیح کی موت کے ساتھ اور اُس کے بعد کے کیا عجائبات ظہور میں آئے: ”زمین لرز گئی، اور چٹانیں پھٹ گئیں، اور قبریں کھل گئیں۔“ یوں مادی دنیا نے اُس کی تعظیم کی جسے انسان نے رد کر دیا تھا، جبکہ فطرت کے یہ اضطراب اُس وقت کی پیشین گوئی کر رہے تھے جب مسیح کی آواز دوبارہ زمین کو ہی نہیں بلکہ آسمان کو بھی ہلا دے گی۔

مسیح کی موت سے جڑے یہ پہلے معجزات روحانی عجائبات کی مثال ہیں جو اُس کے دوبارہ آنے تک جاری رہیں گے—سنگدل دل نرم ہو جاتے ہیں، گناہ کی قبریں کھلتی ہیں، وہ جو خطاؤں اور گناہوں میں مردہ اور ہوس و ہدی کے مقبروں میں دفن تھے، زندگی پاتے ہیں، اور مردوں میں سے نکل کر مقدس شہر، نئے یروشلم میں داخل ہو جاتے ہیں۔

۔ جب صُوبے دار اور اُس کے ساتھ والے جو یسوع کی نگرانی کر رہے تھے، بھونچال اور اُن سب باتوں کو دیکھا جو واقعہ ۵۴۔ ”ہوئیں، تو بہت ڈر گئے اور کہا، ”بیشک یہ خُدا کا بیٹا تھا۔“

یہ رومی سپاہی پہلے کبھی کسی سزائے موت کے ساتھ ایسے مناظر کے گواہ نہ بنے تھے، اور وہ صرف اسی نتیجے پر پہنچ سکتے تھے کہ جس بلند مرتبت قیدی کو انہوں نے مصلوب کیا، ”بیشک یہ خُدا کا بیٹا تھا۔“ یہ عجیب تھا کہ اُن آدمیوں نے وہ اعتراف کیا جو سردار کاہنوں، فقیہوں اور بزرگوں نے رد کر دیا تھا، لیکن اُن کے بعد سے اکثر ایسا ہوا ہے کہ سب سے زیادہ بدکار اور گناہ گار نے یسوع کو خُدا کا بیٹا تسلیم کیا، جبکہ اُن کے مذہبی پیشوا نے اُس کی الوہیت کا انکار کیا۔

- اور بہت سی عورتیں جو گلیل سے یسوع کے پیچھے پیچھے چلتی تھیں اور اُس کی خدمت کرتی تھیں، دور سے دیکھ ۵۶-۵۵ رہی تھیں؛ اُن میں مریم مگدلینی، یعقوب اور یوسیس کی ماں مریم، اور زبدی کے بیٹوں کی ماں شامل تھیں۔ ہمیں ہمارے خُداوند کے ساتھ کسی عورت کی طرف سے بدسلوکی کا کوئی بیان نہیں ملتا، حالانکہ ہمیں اُس کی زندگی کے مختلف ادوار میں عورتوں کی محبت بھری خدمت کے بہت سے قصے ملتے ہیں۔ اس لیے یہ مناسب تھا کہ حتیٰ کہ کلوری پر بھی "بہت سی عورتیں دور سے دیکھ رہی تھیں۔" بے ادب ہجوم اور سخت سپاہی ان خوفزدہ مگر بہادر روحوں کو قریب آنے کی اجازت نہ دیتے، لیکن ہم یوحنا ۱۹:۲۵ سے سیکھتے ہیں کہ اُن میں سے کچھ نے ہجوم کے درمیان راستہ بنا لیا یہاں تک کہ وہ "یسوع کے صلیب کے پاس کھڑی ہو گئیں۔" محبت ہر چیز کی ہمت کر سکتی ہے۔

- شام ہونے پر، ارمتیہ کا ایک مالدار آدمی، جس کا نام یوسف تھا، آیا جو خود بھی یسوع کا شاگرد تھا۔ وہ پیلطس کے ۵۸-۵۷ پاس گیا اور یسوع کے بدن کے لیے درخواست کی۔ تب پیلطس نے حکم دیا کہ بدن سپرد کیا جائے۔ یہ ارمتیہ کا مالدار آدمی یوسف، جو یہودی مجلس کا رکن تھا، یسوع کا شاگرد تھا، "مگر یہودیوں کے خوف سے چھپ کر" (یوحنا ۱۹:۳۸)، پھر بھی جب اُس کا خُداوند واقعی مر گیا، تو ایک غیر معمولی جرات نے اُس کی رُوح کو مضبوط کیا، اور وہ پیلطس کے پاس دلیری سے گیا اور یسوع کے بدن کے لیے درخواست کی۔ یوسف اور نیکدیمس اُن بہت سے لوگوں کی مثال ہیں جنہیں مسیح کی صلیب نے وہ کام کرنے کی جرات دی، جو وہ اُس عظیم کشش کے بغیر کبھی کرنے کا تصور نہ کرتے۔ جب رات آتی ہے، تو ستارے چمکتے ہیں، چنانچہ مسیح کی موت کی رات میں یہ دو روشن ستارے بابرکت روشنی کے ساتھ ظاہر ہوئے۔ کچھ پھول صرف رات کو کھلتے ہیں، یوسف اور نیکدیمس کی جرات ایسا ہی ایک گل تھا۔

- اور یوسف نے بدن لے کر اُسے صاف چادر میں لپیٹا، اور اُسے اپنی نئی قبر میں رکھا، جو اُس نے چٹان میں تراش کر ۶۰-۵۹ بنائی تھی، اور قبر کے دروازے پر ایک بڑا پتھر لڑھکا کر چلا گیا۔

ہمارا بادشاہ، یہاں تک کہ قبر میں بھی، بہترین چیزوں کا مستحق ہے۔ اُس کا بدن "ایک صاف کتان میں لپیٹا گیا" اور یوسف کی اپنی نئی قبر میں رکھا گیا، اور یوں یسوع ۵۳:۹ کی تکمیل ہوئی۔ بعض لوگ اس کتان کو اُن لباسوں کی طرف اشارہ سمجھتے ہیں جنہیں کابنوں کو پہننا چاہیے تھا۔ یوسف کی قبر ایک کنواری قبر تھی، جہاں اُس وقت تک کسی کو دفن نہیں کیا گیا تھا، تاکہ جب یسوع جی اُٹھے، کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ کوئی اور قبر سے نکل آیا ہے۔

باغ میں چٹان سے تراشی گئی وہ کوٹھڑی خدا کے اُس میدان کے ہر حصے کو مقدس بنا گئی جہاں مقدسین دفن ہیں۔ بعض لوگ مسیح کی آمد تک جینے کی خواہش کرتے ہیں، لیکن ہم شاید یہ دعا کریں کہ ہم اُس کی موت اور دفن میں اُس کے شریک ہوں۔

- اور مریم مگدلینی اور دوسری مریم وہاں قبر کے سامنے بیٹھی تھیں۔ ۶۱۔
محبت اور ایمان دونوں ان دو مریموں میں نظر آتے ہیں جو قبر کے سامنے بیٹھی تھیں۔ وہ اپنے خُداوند کی آخری آرام گاہ کو چھوڑنے والی آخری اور سبت گزرنے پر اُس کی طرف آنے والی پہلی ہوں گی۔

کیا ہم اُس وقت بھی مسیح سے وابستہ رہ سکتے ہیں جب اُس کا مقصد مردہ اور دفن ہوتا دکھائی دے؟ جب سچائی گلیوں میں گری ہو یا شک اور وہم کی قبر میں دفن ہو، کیا ہم پھر بھی اُس پر یقین رکھ سکتے ہیں اور اُس کے جی اُٹھنے کی امید رکھ سکتے ہیں؟ آج کل بعض ہم یہی کر رہے ہیں۔ اے خُداوند، ہمیں وفادار رکھ

- دوسرے دن، جو تیاری کے دن کے بعد تھا، سردار کابن اور فریسی پیلطس کے پاس آئے اور کہا، "جناب، ہمیں یاد ہے ۶۴-۶۲ کہ اُس دھوکے باز نے، جب وہ زندہ تھا، کہا تھا، 'تین دن کے بعد میں جی اُٹھوں گا'۔ لہذا حکم دے کہ قبر کو تیسرے دن تک محفوظ بنایا جائے، کہیں ایسا نہ ہو کہ اُس کے شاگرد رات کو اُسے چرا لیں، اور لوگوں سے کہیں، 'وہ مُردوں میں سے جی اُٹھا ہے'۔ اور یوں یہ آخری دھوکا پہلے سے بدتر ہوگا۔"

یہ دقیق مزاج سردار کابن اور فریسی، جو سبت کے دن کو رکھنے میں بہت محتاط تھے، آرام کے دن کو رومی گورنر کے ساتھ مشورہ کرنے سے ناپاک کرنے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔ انہیں معلوم تھا کہ مسیح مر چکا ہے اور دفن ہو چکا ہے، لیکن وہ پھر بھی اُس کی طاقت سے خوف زدہ تھے۔ وہ اُسے "دھوکے باز" کہتے رہے، اور جھوٹ موٹ ظاہر کیا کہ انہیں یاد ہے کہ "اُس نے کہا تھا، جب وہ زندہ تھا۔" اُس کے مقدمے میں اُن کے جھوٹے گواہوں نے اُس کے الفاظ کو غلط معانی دیے، لیکن وہ شروع سے جانتے تھے کہ وہ اپنی قیامت کے بارے میں بات کر رہا تھا، نہ کہ صیون کے پہاڑ پر بیکل کے بارے میں۔

اب وہ خوفزدہ تھے کہ قبر میں بھی وہ اُن کے تمام منصوبوں کو خاک میں ملا دے گا۔ انہیں یقین تھا کہ یسوع کے شاگرد اُسے چرا کر یہ نہ کہیں گے، "وہ مُردوں میں سے جی اُٹھا ہے" بلکہ شاید انہیں یہ خدشہ تھا کہ وہ واقعی قبر سے نکل آئے گا۔ اُن کے ضمیر نے انہیں ایسا بزدل بنا دیا کہ انہوں نے پیلطس سے درخواست کی کہ وہ اُن کے شکار کی قیامت کو روکنے کے لیے جو کچھ کر سکتا ہے کرے۔

- پیلطس نے اُن سے کہا، "تمہارے پاس پہرے دار ہیں؛ جاؤ، جتنا محفوظ بنا سکتے ہو بنا لو۔" وہ گئے اور قبر کو محفوظ ۶۶-۶۵ بناپا، پتھر پر مہر لگا دی، اور پہرہ بٹھا دیا۔ سردار کابن اور فریسی چاہتے تھے کہ پیلطس قبر کو محفوظ بنائے، لیکن اُس نے اُسے محفوظ کرنے کا کام اُن پر چھوڑ دیا۔ گورنر کے جواب میں ایک قسم کی سنگین طرز کی طنز تھی، "تمہارے پاس پہرے دار ہیں؛ جاؤ، جتنا محفوظ بنا سکتے ہو بنا لو۔" چاہے اُس نے اُسے طنزاً کہا ہو یا حکم کے طور پر، وہ انجانے میں اِس بات کے گواہ بن گئے کہ مسیح کی قیامت ایک فوق الفطرت عمل تھا۔ چٹان میں بنی قبر میں اُس وقت تک داخل نہیں ہوا جا سکتا تھا جب تک کہ پتھر ہٹایا نہ جائے، اور اُنہوں نے اُس پتھر کو مہر لگا کر اور پہرہ لگا کر محفوظ کیا۔

رہیوں کی مضحکہ خیز تعلیم کے مطابق، بالوں کو ملنا تھریشنگ کی ایک قسم تھی، اور اِس لیے، سبت کے دن ممنوع تھا، لیکن یہاں یہ لوگ وہ سب کر رہے تھے، جو اُن کے اپنے استدلال کے مطابق، بھٹی کا کام کہا جا سکتا تھا، اور رومی لشکریوں کو بلا کر سبت کو توڑ رہے تھے۔ غیر ارادی طور پر، اُنہوں نے سوتے ہوئے بادشاہ کو عزت دی جب اُنہوں نے رومی شہنشاہ کے نمائندوں کو اُس کی آرام گاہ کی نگرانی کے لیے بلایا، یہاں تک کہ تیسرے دن، جب وہ گناہ، موت، اور قبر پر فتح یاب ہو کر باہر آیا۔ یوں ایک بار پھر انسان کا غضب جلال کے بادشاہ کی حمد کا باعث بنا، اور اُس غضب کے باقی حصے کو روک دیا گیا۔